



سوال

(191) وضوء میں اعضاء کا تین دفعہ سے زیادہ دھونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث میں ہے کہ اعضاء وضو کو تین بار سے زائد دھونے والا حد سے گزرنے والا زیادتی کرنے والا اب اگر کوئی امام اعضاء کو چار، چھ، آٹھ دس مرتبہ دھولے تو اس کا وضو سنت کے مطابق ہوگا یا خلاف سنت۔ اگر خلاف سنت ہوگا تو اس کی نماز اس وضو سے ہوگی یا نہ اگر نہ ہوئی تو مقتدیوں کی نماز ہوگی یا نہ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو امام مسجد اعضاء کو تین تین بار سے زائد چار، چھ، آٹھ، دس مرتبہ دھولے اگر اس کا ایسا کرنا اس وجہ سے ہے کہ وہ شکی اور وسواسی ہے اور محض اپنے اطمینان قلب کے لیے ایسا کرتا ہے تو اس کا وضو درست ہو جائے گا۔ اس کی اور اس کے مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگی لیکن ایسے امام کو ہدایت کرنی چاہیے کہ وہ اعضاء وضو کو تین تین بار کامل طور سے دھو کر بس کر دے اور تین بار سے زائد ہرگز نہ دھولے اگر اس ہدایت پر عمل کرے تو خیر ورنہ ایسے امام کو معزول کر کے کسی دوسرے شخص کو امام بنانا چاہیے جو شکی اور وسواسی نہ ہو اور اگر اس امام کا ایسا کرنا اس وجہ سے ہے کہ وہ اعضاء وضو کو تین بار سے زائد دھونے کو جائز و درست سمجھتا ہے تو ایسا شخص بلاشبہ مخالف سنت ظالم و عاصی ہے۔ ایسے شخص کو ہرگز امام نہ بنانا چاہیے۔

«عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم يسئله عن الوضوء فاره ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا فقد اساء وتعدى وظلم رواه النسائي وابن ماجه -»

”ایک دیہاتی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سوال کیا: آپ نے وضوء کے ہر فعل کو تین مرتبہ کر کے دکھایا اور فرمایا جس نے اس پر زیادتی کی وہ گنہگار اور ظالم ہے۔ روایت کیا اس کو نسائی اور ابن ماجہ نے۔“

جامع الترمذی میں ہے:

«وقال احمد واسحق لا يزيد على الثلاث الا الرجل قتيل قال القاري في المرقاة اي بالجنون لمطنة انه بالزيادة محتاط لدينه قال ابن حجر ولقد شاهدنا من الموسوسين من يغسل يده فرق المتين وبومع ذالك يعتقد ان حدثه هو اليقين انتهى -»



یعنی احمد رحمہ اللہ علیہ، اسلحہ فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ پر زیادتی صرف بتلا ہی کر سکتا ہے یعنی مجنوں (سرپھرا) جو احتیاطاً ایسا کرتا ہے۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے وہیموں کو دیکھا کہ وہ ہاتھ کو سوسے زائد مرتبہ دھونے کے باوجود ناپاک سمجھتے تھے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

وضو کا بیان، ج 1 ص 275

محدث فتویٰ